سلسلہ : رسائلِ فتاویٰ رضویہ

جلد: پندرھویں

رسالہ نمبر 11

حجب العوار ۱۳۳۹ھ
عن مخدوم بہار

مخدوم بہار سے عیب کو روکنا

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

حجب العوار عن مخدوم بہار ۱۳۳۹ھ

(مخدوم بہار سے عیب کو روکنا)

مسئلہ ۷۷: از داناپور مرسلہ محمد حنیف خان ۸ شعبان ۱۳۳۹ھ

بخدمت فیضدرجت جناب اعلیحضرت مولانا مولوی احمد رضاخاں صاحب مدظلہ العالی، گزارش ہے کہ اسمٰعیل نے چمار سے مثال دی، یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے مینگنی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے حضور کا کوئی رسالہ یا فتوی ہے اس بارے میں ہے یا نہیں؟

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اولا: کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام سے منسوب ہونا اس سے ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں، بہت رسالے خصوصا اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلا ثبوت نہیں۔

ثانیا: کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں، بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں جن کا مفصل بیان کتاب **الیواقیت والجواهر** امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہے خصوصا حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں، کھلے ہوئے صریح کفر بھردئے ہیں، جس پر درمختار ابوالسعود سے نقل کیا:

تیقنا ان بعض الیھود افترٰھا علی الشیخ قدس اللہ سرّہ [1]۔	ہم کو یقین ہے کہ شیخ قدس سرہ پر یہ عبارتیں بعض یہودیوں نے گھڑدی ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام میں ہے:

قریش اعلٰی جد مصطفٰی بود واودو پسر داشت یکے را نام ہاشم بود ودوم را نام تیم پیغامبر از نسل ہاشم است وابوبکر از نسل تیم است [2]۔	ہاشم کے باپ کا نام قریش اور ان کے دو بیٹے تھے، ایک ہاشم دوسرا تیم، پیغامبر ہاشم کی نسل سے اور ابوبکر تیم کی نسل سے ہیں۔

کوئی جاہل سے جاہل ایسی بات کہہ سکتاہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور انکے دو بیٹے تھے، ایک ہاشم دوسرا تیم۔ ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق ہے نہ کہ معاذاللہ توہین شان رسالت یہ وہابیہ ہی میں سے کسی کا الحاق ہے۔

ثالثا: امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

لاتجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق نعم یجوز ان یقال قتل ابن ملجم علیا وقتل ابو لؤلوء عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما فان ذلك ثبت متواترًا فلا یجوزان یری المسلم بفسق او کفر من غیر تحقیق [3]۔	یعنی کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلاتحقیق حرام ہے۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابو ملجم نے مولا علی اور ابولولؤ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شہید کیاکہ یہ تواتر سے ثابت ہے، تو کسی مسلمان کی طرف بلاتحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلا جائز نہیں۔

اس کے بعد وہ احادیث ذکر فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ کسی کو کافر کہنے والا خود کافر ہوجاتاہے اگر وہ کافر نہ تھا۔ یوں ہی فسق کی طرف نسبت کرنے والا فاسق ہوجاتاہے اگر وہ فاسق نہ تھا۔ کتاب کا چھپ جانا اسے متواتر نہیں کردیتا کہ چھاپے کا اصل وہ نسخہ ہے جو کسی المار ی میں ملا اس سے نقل کرکے کاپی ہوئی سیدھی صاف باتوں میں کسی کتاب سے کہ ظنی طور پر کسی بزرگ کی طرف منسوب ہو۔ اسناد اور بات ہے، اور ایسے

[1] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۸

[2] کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام

[3] احیاء العلوم والدین کتاب آفات اللسان الآفۃ الثامنۃ اللعن مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ ۳/ ۱۲۵

امر میں جسے مسند کلمہ کفر بنایا اور اس سے توہین شانِ رسالت کے جواز پر سند لانا ہے، اس پر اعتماد اور بات، علما کے نزدیک ادنٰی درجہ ثبوت یہ تھا کہ ناقل کے لئے مصنف تک سند مسلسل متصل بذریعہ ثقات ہو، خطیب بغدادی بطریق الرحمان سلمی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ فرمایا:

اذا وجد احدکم کتابا فیہ علم لم یسمعہ عن عالم فلیدع باناء وماء فلینقعہ فیہ حتی یختلط سوادہ فی بیاضہ[4]۔	جب تک تم میں کوئی ایک کتاب پائے جس میں علم کی بات ہے اور اسے کسی عالم سے نہ سنا تو برتن میں پانی منگا کر وہ کتاب اس میں ڈبو دے کہ سیاہی سپیدی سب ایک ہو جائے۔

فتاوٰی حدیثیہ امام زین الدین عراقی سے ہے:

نقل الانسان مالیس لہ بہ روایۃ غیر سائغ بالاجماع عند اھل الدرایۃ[5]۔	یعنی علمائے کرام کا اجماع ہے کہ آدمی جس بات کی سند متصل نہ رکھتا ہو اس کا نقل اسے حلال نہیں۔

ہاں اگر اس کے پاس نسخہ صحیحہ معتمدہ ہو کہ خود اس نے یا کسی ثقہ معتمد نے خود اصل نسخہ مصنف سے مقابلہ کیا یا اس نسخہ صحیحہ معتمدہ سے جس کا مقابلہ اصل نسخہ مصنف یا اور ثقہ نے کیا وسائط زیادہ ہوں تو سب کا اسی طرح کے متعمدات ہونا معلوم ہو تو یہ بھی ایک طریقہ روایت ہے اور ایسے نسخہ کی عبارت کو مصنف کا قول بتانا جائز، فتاوٰی حدیثیہ میں ہے:

قالوا ماوجد فی نسخۃ من تصنیف فان وثق بصحۃ النسخۃ بان قابلھا المصنف اوثقہ غیرہ بالاصل او بفرع مقابل بالاصل وھکذا جاز الجزم بنسبتھا الی صاحب ذلک الکتاب وان لم یوثق لم یجزم[6]۔	یعنی علماء نے فرمایا جو عبارت کسی تصنیف کے کسی نسخہ میں ملے اگر صحت نسخہ پر اعتماد ہے یوں کہ اس نسخہ کو خود مصنف یا کسی اور ثقہ نے خاص اصل مصنف سے مقابلہ کیا ہے یا اس نسخہ سے جسے اصل پر مقابلہ کیا تھا، یوں ہی اس ناقل تک، جب تو یہ کہنا جائز ہے کہ مصنف نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ورنہ جائز نہیں۔

[4] الفتاوٰی الحدیثیہ بحوالہ الخطیب مطلب فی ان الانسان لایصح لہ الخ المطبعۃ الجمالیہ مصر ص ۶۵

[5] الفتاوٰی الحدیثیہ بحوالہ الخطیب مطلب فی ان الانسان لایصح لہ الخ المطبعۃ الجمالیہ مصر ص ۶۴

[6] الفتاوٰی الحدیثیہ بحوالہ الخطیب مطلب فی ان الانسان لایصح لہ الخ المطبعۃ الجمالیہ مصر ص ۶۵

مقدمہ امام ابوعمرو بن الصلاح میں عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے کہ انھوں نے اپنے صاحبزادے ہشام سے فرمایا: تم نے لکھ لیا؟ کہا: ہاں۔ مقابلہ کرلیا؟ کہا: نہ۔ فرمایا: لم تکتب [7] تم نے لکھا ہی نہیں۔ اسی میں امام شافعی ویحیٰی بن ابی کثیر سے ہے کہ دونوں صاحبوں نے فرمایا:

من کتب ولم یعارض کمن دخل الماء ولم یستنج [8]۔	جس نے لکھا اور مقابلہ نہ کیا وہ ایسا ہے کہ پانی میں داخل ہے اور استنجانہ کیا۔

اسی میں ہے:

اذا اراد ان ینقل من کتاب منسوب الی مصنف فلا یقل "قال فلان کذا وکذا" الا اذا وثق بصحۃ النسخۃ بان قابلھا ھو اوثقۃ غیرہ باصول متعددۃ [9]۔	جب کسی کتاب سے کہ کسی مصنف کی طرف منسوب ہے کچھ نقل کرنا چاہے تو یوں نہ کہے کہ مصنف نے ایسا کہا جب تک کہ صحت عامہ نسخہ پر اعتماد نہ ہو یوں کہ اس نے خواہ اور ثقہ نے اس متعدد صحیح نسخوں سے مقابلہ کیا ہو۔

اسی میں ہے:

یطالع احدھم کتابا منسوبا الی مصنف معین وینقل منہ عنہ من غیر ان یثق بصحۃ النسخۃ قائلا "قال فلان کذاوکذا او ذکر فلان کذا وکذا" والصواب ماقدمناہ اھ [10] و لفظ الفتاوی الحدیثیۃ عنہ والصواب ان ذلک لایجوز [11]۔	کسی معین مصنف کی طرف منسوب کتاب میں ایک عبارت دیکھ کر آدمی نقل کردیتاہے کہ مصنف نے ایسا کہا حالانکہ صحت نسخہ پر وثوق (بروجہ مذکور کہ اصل نسخہ مصنف سے بلاواسطہ یا بوساطت ثقات اس نے یا اور ثقہ نے مقابلہ کیا ہو) حاصل نہیں مثلایوں کہے کہ فلاں نے یوں یوں کہا یا فلاں نے یوں یوں ذکر کیا، حق یہ ہے کہ یہ ناجائز ہے۔

[7] مقدمہ ابن الصلاح النوع الخامس والعشرون فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۹۲
[8] مقدمہ ابن الصلاح النوع الخامس والعشرون فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۹۲
[9] مقدمہ ابن الصلاح النوع الرابع والعشرون فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۸۷
[10] مقدمہ ابن الصلاح النوع الرابع والعشرون فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۸۷
[11] الفتاوٰی الحدیثیہ مطلب ان الانسان لایصح لہ ان یقول الخ المطبعۃ الجمالیۃ مصر ص ۶۵

امام نووی نے تقریب میں فرمایا:

فان قابلھا باصل محقق معتمد اجزاہ[12]۔	اگر ایک اصل تحقیق معتمد سے اس نے مقابلہ کیا ہے تو یہ بھی کافی ہے۔

یعنی اصول معتمدہ متعدد سے مقابلہ زیادت احتیاط ہے، یہ اتصال سند اصل وہ شیئ ہے جس پر اعتماد کرکے مصنف کی طرف نسبت جائز ہوسکے، اور متاخرین نے کتاب کا علماء میں ایسا مشہور ہونا جس سے اطمینان کہ اس میں تغییر و تحریف نہ ہوئی، اسے بھی مثل اتصال سند جانا اور وہ ایسا ہی ہے مقدمہ امام ابو عمر و نوع اول میں ہے:

اٰل الامران الاعتماد علی مانص علیه فی تصانیفھم المعتمدۃ المشھورۃ التی یؤمن فیھا لشھرتھا من التغییر و التحریف[13] (ملخصا)	یعنی آخر قرار داد اس پر ہوا کہ اعتماد اس پر ہے جو ایسی مشہور و معتمد کتابوں میں ہو جن کی شہرت کے سبب ان میں تغییر و تحریف سے امان ہو۔ (ملخصا)

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و منح الغفار میں فرمایا:

علی ھذا لو وجدنا بعض نسخ النوادر فی زماننا لایحل عزوما فیھا الی محمد والا الی ابی یوسف لانھا لم تشتھر فی دیارنا ولم تتداول[14]۔	یعنی اگر کتب ستہ کے سوا اور کتب تلامذہ امام کے بعض نسخے پائیں تو حلال نہیں کہ ان کے اقوال کو امام محمد یا امام ابو یوسف کی طرف نسبت کریں کہ وہ کتابیں ہمارے دیار میں مشہور و متداول نہ ہوئیں۔

تداول کے یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علماء کے درس وتدریس یا نقل وتمسک یا ان کی مطمح نظر رہی ہو، جس سے روشن ہو کہ اس کے مقامات و مقالات علماء کے زیر نظر آچکے اور وہ بحالت موجودہ اسے مصنف کا کلام مانا کئے، زبان علماء میں صرف وجود کتاب کافی نہیں کہ وجود و تداول میں زمین وآسمان کا فرق ہے، پر ظاہر کہ یہاں دونوں باتیں مفقود، تداول درکنار کوئی سند متصل بھی نہیں، نہ کہ تواتر جو ایسی نسبت کے لئے لازم ہے، رہا وجود نسخ، انصافا متعدد بلکہ کثیر ووافر قلمی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں، جب تک ثابت نہ ہو کہ یہ سب نسخے جدا جدا اصل مصنف سے نقل کئے گئے یا ان نسخوں سے جو اصل سے نقل ہوئے ورنہ ممکن کہ بعض نسخ محرفہ ان کی اصل ہوں، ان میں الحاق ہوا اور یہ ان سے نقل و نقل در نقل ہو کر کثیر ہوگئے، جیسے آج کل کی

[12] تقریب النووی مع تدریب الراوی النوع الاول الصحیح دار الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/ ۱۵۰

[13] مقدمہ ابن الصلاح النوع الاول الصحیح فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۹

[14] فتح القدیر کتاب الحوالہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۶/ ۳۶۰

محرف بائبل کے ہزار در ہزار نسخے، فتوحات مکیہ کے تمام مصری نسخے نسخہ محرفہ سے منقول ہوئے اور اس کی نقلیں مصر میں چھپیں اور اب وہ گھر گھر موجود ہیں، حالانکہ تواتر در کنار ایک سلسلہ صحیحہ آحاد سے بھی ثبوت ہیں، "وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ۝" [15] (اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ت) علامہ شامی کا ظن پر اکتفا صاف باتوں کے لئے وجہ ہے مگر ایسے امور میں اس پر قناعت قطعاً حرام، ورنہ معاذاللہ اکابر ائمہ واعاظم علماء کی طرف نسبت کفر ماننی پڑے، ہماری نظر میں ہیں وہ کلمات جو اکابر اولیاء سے گزر کر اکابر علماء معتمدین مثل امام ابن حجر مکی وملا علی قاری وغیرہما کی کتب مطبوعہ میں پائے جاتے ہیں، اور ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ الحاقی ہیں، ایک ہلکی نظیر علی قاری کی شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۴ پر ہے:

ماسمی بہ الرب نفسہ وسمی بہ مخلوقاتہ مثل الحی والقیوم والعلیم والقدیر [16]۔	نام کہ رب تعالٰی نے اپنے لئے اور مخلوق کے لئے مقرر فرمائے وہ مثل حی، قیوم، علیم، قدیر ہیں۔(ت)

اس میں مخلوقات پر قیوم کے اطلاق کا جواز ہے حالانکہ ائمہ فرماتے ہیں کہ غیر خدا کو قیوم کہنا کفر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصۃ بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمٰن وغیرھا یکفر [17]۔	جو اللہ تعالٰی کے مخصوص ناموں میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے، جیسے قدوس، قیوم اور رحمٰن وغیرہ تو وہ کافر ہو جائے گا۔(ت)

اسی طرح اور کتابوں میں ہے۔ حتی کہ خود اسی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۴۵ میں ہے:

من قال لمخلوق یا قدوس اوالقیوم او الرحمٰن کفر [18]۔	جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمٰن کہے کافر ہو جائے۔

پھر کیونکر مان سکتے ہیں کہ وہ صفحہ ۷۴ کی عبارت علی قاری کی ہے ضرور الحاق ہے اگرچہ کتاب اجمالا مشہور ومعروف ہے، بخلاف کلمات اسمٰعیل کہ موافق ومخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں، مخالفین رد کرتے ہیں۔

---

[15] القرآن الکریم ۳۳/ ۴

[16] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر اللہ سبحانہ اوجد المخلوقات مصطفی البابی مصر ص ۳۹

[17] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۰

[18] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ مصطفی البابی مصر ص ۱۹۳

موافقین تاویلیں کرتے ہیں،اب یہیں دیکھئے اس چمار والے کلام پر سے دفع ایراد کہ یہ عبارت پیش کی،خود اسمٰعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے،جامع مسجد دہلی میں شاہ عبدالعزیز کے اعزہ واخص تلامذہ مثل مفتی رشید الدین خاں صاحب وشاہ موسٰی صاحب نے مناظرے کئے الزام دئے،نہ اس نے کہا کہ یہ کلمات میرے نہیں،نہ اس کے ہواخواہوں نے،جب سے آج تک،تو اس سے ثبوت یقینی ہے اور وہابیہ کہ بحالت موجودہ اسے مثل قرآن وعین ایمان مان رہے ہیں ان پر رد تو کسی ثبوت کی بھی حاجت نہیں **کمالایخفی** (جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ت)

رابعًا: ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو عظمت دینی سے اصلاحصہ نہیں رکھتے شیخ سعدی قدس سرہ فرماتے ہیں: ؎

نگہدار دآں شوخ درکیسہ در کہ داند ہمہ خلق راکیسہ بر[19]۔

(موتیوں کی بات ایسے شوخ سے ہوشیار رہو جو تمام لوگوں کو جیب کترا سمجھتا ہے۔ت)

ابلیس ہوگا وہ جو کہے کہ اس سے عام مراد ہے کہ انبیاء واولیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کو بھی معاذاللہ گرہ کاٹ جانے،حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے:

اول: وہ کہ عظمت دینی رکھتے ہیں جن کے سرو سرور مطلق حضور سید المرسلین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وبارک وسلم،پھر باقی حضرات انبیاء وملائکہ واولیاء واہلبیت وصحابہ،پھر دیگر علماء وصلحاء واتقیاء،پھر سلاطین اسلام،پھر عام مومنین،نیز صحائف دینیہ مثل مصحف شریف وکتب فقہ وحدیث،صفات جمیلہ مثل ایمان وعمل،اعمال صالحہ مثل نماز وحج،اخلاق فاضلہ مثل زہد وتواضع،اماکن مقدسہ مثل کعبہ مکرمہ وروضہ منورہ،غرض جملہ اشخاص واشیاء جن کو مولٰی عزوجل سے علاقہ قرب ہے۔اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اس کی عزت ہے،رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القراٰن غیر الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام ذی السلطان المقسط[20]۔	بیشک اللہ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی،اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے نہ اس سے دوری کرے،اور حاکم عادل کی۔

[19] بوستان سعدی باب اول منشی گلاب سنگھ لکھنؤ ص ۱۲۸

[20] سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلھم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۰۹

رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسٰی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	(اسے ابوداؤد نے سند حسن کے ساتھ ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

مولٰی عزوجل فرماتا ہے: "فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ﴿۱۳۹﴾"[21] عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے، اور خود فرماتا ہے:

"وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠﴿۸﴾"[22]۔	عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اور مسلمانوں کی عزت اگر عزت الٰہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہوجاتے۔ ایک حصہ اللہ کے لئے، ایک رسول کا، ایک مومنین کا، حالانکہ رب عزوجل فرماچکا کہ عزت ساری اللہ ہی کے لئے ہے، توقطعًا ان کی عزت اللہ ہی کی عزت سے ہے اور ان کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم۔ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کرنے والوں کو قرآن عظیم کافر فرماتا ہے، ایک قوم کا حال ارشاد فرمایا:

"یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ"[23]۔	اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں۔

پھر فرمایا: "اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ"[24] یہی پکے کافر ہیں۔ رسولوں کی عزت رسولوں کی عظمت اللہ عزوجل کی عزت وعظمت سے جدا ماننی، اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی ہے ؎

خاصان خدا خدا نباشند لیکن زخدا جدا نباشند

اللہ تعالٰی کے خاص بندے خدا نہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں۔ت)

وللہذا ان کی تعظیم مدار ایمان ہوئی، اور ان کی ادنٰی توہین کفر، ارسال رسول کا ایک مقصد اعلٰی تعظیم وتوقیر رسول ہے،

قال اللہ تعالٰی " اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ"[25]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

---

[21] القرآن الکریم ۴/ ۱۳۹

[22] القرآن الکریم ۶۳/ ۸

[23] القرآن الکریم ۴/ ۱۵۰

[24] القرآن الکریم ۴/ ۱۵۱

[25] القرآن الکریم ۴۷/ ۸و۹

۲دوم وہ کہ عظمت دینی سے اصلاً بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انھیں کوئی علاقہ قرب نہیں ہے، تو بعد ہی ہے، ان کے بدتر وذلیل تر کفار ومشرکین ومرتدین مثل وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ہیں، پھر باقی ضالین، نیز صفات رذیلہ مثل کفر وضلال، اعمال خبیثہ مثل زنا وشرب خمر، اخلاق رذیلہ مثل تکبر وعجب، اماکن نجسہ مثل معابد کفار غرض دنیا ومافیہا جس کو اللہ عزوجل سے علاقہ قرب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الدّنیا ملعونۃ ملعون مافیھا الاما کان منھا للہ عزوجل[26]۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ و الضیاء فی المختارۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنھما بسند حسن۔	دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو (اسے ابو نعیم نے حلیہ میں اور ضیاء نے مختارہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الدنیا ملعونۃ ملعون مافیھا الاذکر اللہ وماوالاہ وعالمًا اومتعلمًا[27] رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن ابی مسعود رضی اللہ تعالٰی عنھما۔	دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ قرب ہے اور عالم یا طالب علم دین (اس کو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور طبرانی نے اوسط میں ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الدنیا ملعونۃ ملعون مافیھا الاما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالٰی[28]۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	دنیا لعینہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو (اس کو طبرانی نے کبیر میں ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

رب عزوجل فرماتا ہے:

---

[26] حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۲۳۰ محمد بن المنکدر دارالکتاب العربی بیروت ۳/ ۱۵۷

[27] سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب مثل الدنیا ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۳-۳۱۲

[28] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر کتاب الزہد باب ماجاء فی الریاء دارالکتاب بیروت ۱۰/ ۲۲۲

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الۡاَذَلِّیۡنَ ﴿۲۰﴾ "[29]	بیشک اللہ ورسول کے مخالف وہی سب ذلیلوں سے ذلیل تروں میں ہیں۔

اور فرماتا ہے تبارک وتعالٰی:

"اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ "[30]	بیشک تمام کافر کتابی ومشرک جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ تمام مخلوق الٰہی سے بدتر ہیں (اونٹ کی مینگنی سے بدتر، کتے سور کے غلیظ سے بدتر) بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ تمام مخلوق الٰہی سے بہتر ہیں (کعبہ وعرش سے بہتر، ملائکہ سے بہتر)

جب یہ دونوں قسمیں معلوم ہوگئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول سے جدا نہیں بلکہ بعینہٖ اسی کی تعظیم، تو محل تحقیر میں غیر اللہ یا خلق سے یقینا وہی مراد ہوتا ہے جسے مولٰی عزوجل سے علاقہ قرب نہیں۔ علاقہ قرب والے تو جانب خالق میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں، دیکھو علماء فرماتے ہیں غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے، ملتقط پھر درمختار میں قبیل فصل فی البیع نیز فتاوٰی عالمگیریہ باب ۲۸ میں ہے: **التواضع لغیر اللہ حرام**[31] (غیر اللہ کے لئے تواضع حرام ہے۔ت) حالانکہ ماں باپ کے لئے تواضع کا قرآن عظیم میں حکم ہے:

"وَاخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ"[32]	ماں باپ کے لئے نرم دل سے ذلت کا بازو بچھا۔

اپنے استاد بلکہ شاگردوں کے لئے بھی تواضع کا حدیث میں حکم ہے:

تواضعوا لمن تعلمون منہ وتواضعوا لمن تعلمونہ ولاتکوا جبابرۃ العلماء[33]۔ رواہ	جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو، اور جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو۔ اور گردن کش عالم

[29] القرآن الکریم ۵۸/ ۲۰

[30] القرآن الکریم ۹۸/ ۶و۷

[31] الدرالمختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۴۵

[32] القرآن الکریم ۱۷/ ۲۴

[33] الجامع لاخلاق الراوی عن عمر باب ذکر ماینبغی للراوی والسامع دارالکتب العلمیہ بیروت ص۱۹۱، اتحاف السادہ عن ابی ہریرہ فضیلۃ الحلم دارالفکر بیروت ۸/ ۲۷

الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	نہ بنو (اسے خطیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

بلکہ خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو رب عزوجل نے صحابہ کی تواضع فرمانے کا حکم دیا ہے:

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ "[34] مومنوں کے لئے اپنا پہلو جھکائے۔ اور فرمایا:

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۱۵﴾ "[35]۔	اپنے پیروایمان والوں کے لئے اپنا بازو نرم فرمایئے۔

بات وہی ہے کہ ایسی جگہ غیر اللہ سے وہی مراد جسے اللہ سے علاقہ نہ ہو، ولہذا ردالمحتار میں اس عبارت درمختار کی شرح کی: ای اذلال النفس لنیل الدنیا[36] یعنی تواضع لغیر کا یہ مطلب ہے کہ دنیا ملنے کے لئے اپنے آپ کو کسی کے سامنے ذلیل کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ[37]، رواہ احمد ومسلم و النسائی عن امیر المومنین علی کرم اللہ وجھہ۔	اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے (اسے احمد اور مسلم اور نسائی نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔ ت)

حالانکہ خود حدیث کا ارشاد ہے:

من ذبح لضیفہ ذبیحۃ کانت فدائہ من النار[38]۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہوجائے (اسے حاکم نے اپنی تاریخ میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

توجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب، مہمان کے لئے ذبح کرنا غیر اللہ کے لئے ذبح نہ ہوا بلکہ اللہ عزوجل ہی کے لئے، صوفی کہ غیر خدا کی تحقیر کرے اور اسے اونٹ کی

[34] القرآن الکریم ۱۵/ ۸۸
[35] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۱۵
[36] ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء داراحیاء التراث العربی بیروت ۲۴۶/۵
[37] صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۶۰
[38] السیاق فی ذیل التاریخ نیشاپور

مینگنی سے حقیر تر جانے قطعاً اسی کی تحقیر کرتا ہے جس کی تعظیم تعظیم الٰہی نہیں۔ جسے مولٰی عزوجل سے علاقہ نہیں ورنہ جانب خالق کی تحقیر کرے تو وہ خود رب عزوجل کی تحقیر کرے گا۔ یہ صوفی کا کام ہوگا یا ابلیس لعین کا۔ ملعون ملعون ملعون ہے وہ کہ اس سے یہ سمجھے کہ مصحف شریف وانبیاء کرام کو مینگنی سے حقیر تر بتایا ہے، کیا ایسا بتانے والا قرآن عظیم کی تکذیب نہیں کرتا، کیا خود اللہ عزوجل کو گالی نہیں دیتا۔ کیا تمام دین وشریعت واسلام پائمال نہیں کرتا۔ قرآن وحدیث وشریعت ودین واسلام وایمان جن کی تعظیم کے حکم سے مملو ہیں، جن کی ادنی توہین کو کفر بتارہے ہیں۔ کیا ان کی ایسی تحقیر کرنیوالا بجھنم عـــہ) اس مردود کو مسلمان جاننے والا مسلمان رہ سکتا ہے۔

کلا والله "بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝" [39]۔	بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔ (ت)

حضرت مخدوم صاحب تو معاذاللہ اس معنی ملعون کے وہم سے بھی پاک ہیں۔ ہاں یہی کافر وملعون ومرتد وشیطان وابلیس ہیں جو ان کے کلام کو (اگر ان کا کلام ہے) ایسے گندے کفر پر ڈھالتے ہیں "وَمَا كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ" [40] (سلیمان نے تو کفر نہ کیا ہاں یہ شیطان ہی کافر ہوئے۔ "قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ۝" [41] (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت) بخلاف ذلیل ضلیل دہلوی اسمٰعیل علیہ اللوم والتذلیل کہ اس نے چوڑھے، چمار سے بھی ذلیل اور ناکارے لوگ اور ذرہ ناچیز سے کم تر یہ ناپاک الفاظ صراحۃً تمام انبیاء کرام واولیاء عظام علیہم الصلٰوۃ والسلام کو کہے، اس نے شرک کی چار قسمیں گھڑیں اور ان میں صراحۃً انبیاء واولیاء وبھوت پری سب کو یکساں رکھا۔ تقویت الایمان مطبع صدیقی دہلی ۱۲۷۰ھ ص ۹ "مشکل کے وقت پکارنا شرک ہے" اس بات میں اولیاء انبیاء شیطان، بھوت میں کچھ فرق نہیں جس سے معاملہ کرے گا مشرک ہوجائے گا خواہ انبیاء واولیاء سے کرے خواہ بھوت سے [42]۔
صفحہ ۱۲ جو کوئی کسی پیر پیغمبر بھوت کو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو یا دور سے قصد کرکے جاوے یا وہاں روشنی

عـــہ: کذا فی الاصل لعلہ "بجھنم نہیں"

[39] القرآن الکریم ۲/ ۸۸

[40] القرآن الکریم ۲/ ۱۰۲

[41] القرآن الکریم ۹/ ۳۰

[42] تقویۃ الایمان باب اول توحید وشرک کے بیان میں مطبع لوہاری گیٹ لاہور ص ۶

کرے، ان کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے، وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے۔[43]

صفحہ ۲۵ "جو کوئی کسی نبی ولی بھوت پری کو ایسا جانے وہ مشرک ہے"[44]

صفحہ ۵۱ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی نبی بھوت پری کا سب حرام ہے اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت[45]

وغیر ذلک مقامات۔ تو اس کا کلام قطعاً ماسوی اللہ کو عام اور خود حضرات انبیاء و اولیاء کے بالخصوص نام انھیں بیانات ص ۹، ۱۱، ۱۲ کے ثبوت میں اس نے پانچ فصلیں باندھیں جن میں سے فصل اول ص ۲۲ میں کہا: "ہمارا خالق جب اللہ ہے تو ہم کو بھی چاہئے اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوڑھے چمار کا کیا ذکر"[46]

ص ۱۶ میں کہا: "جس نے اللہ کا حق مخلوق کو دیا تو بڑے کا حق ذلیل سے ذلیل کو دیا۔ جیسے بادشاہ کا تاج چمار کے سر پر، اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"[47]

فصل سوم ص ۳۵ پر کہا: "ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہ پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے"[48]

فصل پنجم ص ۴۷ پر کہا: "سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں"[49]

ان صریح ملعون کلاموں کی سند میں وہ عبارت پیش کرنی کیسی شدید کھلی بے ایمانی ہے، مخدوم صاحب نے اگر کہا تو دنیا اور دنیا کی چیزوں کو کہا، جن کو اللہ سے علاقہ نہیں بیشک وہ مینگنی سے حقیر تر ہیں۔ اور اس گمراہ نے صاف صاف یہ چوہڑے چمار سے ذلیل ناکارے لوگ ذرہ ناچیز سے کمتر حضرات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء اور خود سید الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کہا "وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ؁" [50] (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھاتے ہیں۔ ت)

---

[43] تقویۃ الایمان باب اول توحید و شرک کے بیان میں مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۸

[44] تقویۃ الایمان الفصل ثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۵

[45] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادات مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۸

[46] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۳

[47] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۰

[48] تقویۃ الایمان الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی التصرف مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۰

[49] تقویۃ الایمان الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۸

[50] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

خامسًا وہابیہ ان میں سے کچھ نہیں مانتے خواہی نخواہی مدعی ہیں کہ حضرت مخدوم نے ایسافرمایا اور یہ کہ تمام انبیاء واولیاء وحضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلٰوۃ والثناء سب کو کہا **والعیاذ باللہ تعالٰی**۔اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہنا تمھارے نزدیک حق ہے یا باطل، اگر باطل ہے تو باطل سے سند لانیوالا مکار عیار اور اس سے توہین شان رسالت کا ہلکا پن چاہنے والا کافر بے دین فی النار ہے یا نہیں۔اور اگر کہیں کہ ہاں وہ حق ہے۔اور حضرات انبیاء سید الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معاذاللہ اس ناپاک مثال کے لائق ہیں تو پردہ کھل گیا، ہر بچہ ہر بے علم ہر ناخواندہ بشرطیکہ مسلمان ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت پر ایمان سے اس کا دل کچھ بھی حصہ رکھتا ہو وہ تین باتوں پر فورا یقین کرے گا:

(۱) یہ جو انبیاء کرام واولیاء عظام وخود حضور اقدس سید الانام علیہ وعلیہم الصلٰوۃ والسلام کو اس ناپاک گندی مثال کے لائق بتارہے ہیں قطعاً کافر ہیں۔اور اللہ ورسول کے کھلے دشمن، کیا اسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہی عظمت سکھائی ہے۔"**اَلَا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾**"[51] (ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔ت)

(۲) اسے صاف روشن ہوجائے گا کہ ہرگز حضرت مخدوم صاحب نے ایسی ملعون بات نہ فرمائی نہ وہ یا کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے، جن کے غلامان غلام کے غلامان غلاموں کی عمر بھر کفش برداری سے حضرت مخدوم صاحب حضرت مخدوم صاحب ہوئے اگر انھیں کو ایسا ناپاک بتاتے تو خود کہاں رہتے۔اور اپنے آپ اس سے کتنے لاکھ درجے بدتر گندی گھناؤنی ذلیل ناپاک مثال کے قابل ہوتے نہ کہ سند لانے کے لائق، مگر حاشاللہ بات وہی ہے کہ "**وَمَا کَفَرَ سُلَیۡمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ کَفَرُوۡا**"[52] (اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے۔ت) حضرت مخدوم صاحب نے تو کفر نہ کیا یہ شیاطین ہی کفر کررہے ہیں۔

(۳) کھل جائیگا کہ اسمٰعیل دہلوی کے نجس اقوال ایسے ہی خبیث وناپاک ہیں کہ ان کے بنانے کے لئے انبیاء واولیاء وخود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم کو ایسی گندی مثال ایسی سڑی دشنامیں دینے کی حاجت ہوتی ہے۔پھر وہ گالیاں اللہ رسول پر تو چسپاں ہو نہیں سکتیں۔وہ پاک ومنزہ ہیں۔انھیں اسمٰعیل پرستوں کے کفر خبیث پر اور رجسٹری ہوتی ہے کہ ان کے دل میں اتنی قدر ہے۔

---

[51] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۸

[52] القرآن الکریم ۲/ ۱۰۲

اللہ واحد قہار کے حبیب اکرم و خلیفہ اعظم محمد رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)۔

واخذ اعداءہ باشد النقم اٰمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

اللہ تعالٰی آپ کے دشمنوں سے سخت انتقام لے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ اس جل مجدہ کا علم اتم واکمل ہے۔ (ت)

کتب عبدہ المذنب احمد رضاخاں البریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم۔